چینی شاعری

چینی شاعری پر قلم اٹھانے سے پہلے میں آپ پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں چینی نہیں جانتا۔ مگر اس بات کا مجھے چنداں افسوس نہیں، کیونکہ اگر میں چینی نہیں جانتا، تو آپ کب جانتے ہیں؟ چینی تمدن، چینی لٹریچر، چینی تہذیب سے میری واقفیت صرف دو چیزوں کی وساطت سے ہوئی ہے۔ ان میں سے ایک تو ہے چینی کا پیالہ جو کہ میں نے پچھلے سال آل انڈیا نمائش سے خریدا تھا۔ اور دوسری ہے ایک چینی تصویر جس میں کہ ایک چینی شہزادی (میں اسے شہزادی ہی کہوں گا) ایک کتے کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی ہے۔ بہر حال آپ کو ان چیزوں سے کیا مطلب؟ آپ تو یہ جاننا چاہتے ہیں کہ چین کا سب سے بڑا شاعر کون ہے اور چین میں اس وقت کتنے شاعر ہیں۔ تو لیجیے چین کا سب سے بڑا شاعر شین شے شک ہے اور چین میں اسوقت ہزاروں شاعر ہیں۔ بلا مبالغہ چین کا بچہ بچہ

شعر کہتا اور سمجھتا ہے۔ اگر میں ان تمام شاعروں کے نام لکھ دوں، تو آپ یقیناً حیران ہو جائیں اور اگر میں ان کے مطبوعات کی فہرست بھی شامل کر دوں تو آپ کی حیرانی پریشانی میں تبدیل ہو جائے۔ مگر میرا مقصد آپ کو حیران یا پریشان کرنا نہیں۔ میرا مطلب تو آپ کا چینی شاعری سے تعارف کرانا ہے۔ چینی شاعروں کے نام یاد کرنے کا ایک نہایت سہل طریقہ مجھے یاد ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ ان چھ سات لفظوں کو یاد کر لیں۔ پانگ۔ شانگ۔ ٹانگ۔ شک۔ یک۔ ٹین۔ شین۔ اب انہی لفظوں کے ہیر پھیر اور امتزاج سے چین کے ہر ایک چھوٹے اور بڑے شاعر کا نام بن سکتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی آپ سے پوچھے کہ چین کا سب سے بڑا رومانی شاعر کون ہے؟ تو آپ فوراً کہہ دیجئے ٹین یک یک۔ چین کا سب سے بڑا انقلابی شاعر کون ہے؟ شین ٹانگ ٹانگ۔ اقتصادی شاعر؟ شک ٹین ٹانگ۔ اچھا آپ کی ایک مشکل تو حل ہو گئی۔ اب آگے چلئے۔

یقیناً آپ اس بات کے جاننے کے خواہشمند ہیں۔ کہ چینی شاعر، کن چیزوں کو شاعری کا موضوع بناتے ہیں اور ان کے کلام کی کیا خصوصیات ہیں۔ تو سب سے پہلی بات جو کہ آپ کو سمجھنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ چینی شاعر عموماً پھولوں، جھیلوں، سمندروں، اور سانپوں کے متعلق لکھتے ہیں۔ مثلاً شین ٹین ٹانگ کو ہی لیجئے۔ اپنے تازہ مجموعہ کلام میں اس نے سوائے سانپوں کے کسی اور چیز کا ذکر تک نہیں کیا، مثال کے طور پر اس نظم کو لیجئے:-

"آہا جھیل کے سنہری پانی پر سانپ ناچ رہا ہے۔
کیا دلکش نظارہ ہے۔
کاش کہ ہم سب سانپ ہوتے۔"

مگر آپ یہ نہ سمجھئے۔ کہ شین ٹین ٹانگ سوائے سانپوں کے کسی اور چیز پر لکھ ہی

نہیں سکتا۔ اس نے بینڈ کوں، چو ہوں اور مچھر دں پر بھی لاتعداد نظمیں لکھی ہیں۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ دوسری بات چینی شاعری کے متعلق یہ ہے کہ چینی شاعر عجیب و غریب استعارے، نادر الوجود ترکیبیں اور نہایت دلکش تشبیہیں استعمال کرتے ہیں مثلاً شین شانگ ایک جگہ لکھتا ہے:۔

میری محبوبہ کی آنکھیں
سبز ہیں
شفتالو کے پتوں کی طرح
اس کے دانت
تیز ہیں
تلوار کی طرح
اور آندھی کی طرح
اس کے بال سیاہ ہیں
اور قد دیوار چین سے اونچا ہے

آپ نے کالی، نیلی اور پیلی آنکھیں تو دیکھی اور سنی ہونگی۔ مگر "سبز آنکھیں" صرف شین شانگ کے کلام ہی میں پائی جاتی ہیں اور محبوبہ کے دانتوں کو کس چیز سے تشبیہ دی ہے؟ جزاک اللہ صاحب! یہ چین ہے چین اور سنیئے۔ پانگ پانگ ٹین لکھتی ہیں:۔

سورج کی ٹھنڈی ٹھنڈی کرنیں مجھے بے چین کر رہی ہیں۔
خزاں آگئی
طرح طرح کے پھول کھلے

بلبل گا رہی ہے۔ مگر اُف!
مجھے کس قدر بھوک لگ رہی ہے

حیران ہونے کی کوئی بات نہیں۔ چین میں یا یوں کہیئے۔ چینی شاعری میں ہر ایک چیز ممکن ہے۔ اور یہی تو چینی شاعری کی خوبی ہے۔ ہمارے ہاں بہار میں پھول کھلتے ہیں مگر چینی شاعروں کا تخیل دیکھیے۔ کہ خزاں میں پھول کھلوا دیئے۔ اور پھر سورج کی ٹھنڈی کرنیں! قلم توڑ کے رکھ دیا ہے۔

چینی شاعر پھولوں کے بہت دلدادہ ہوتے ہیں۔ ایک شاعر لکھتا ہے:۔

مجھے نیلوفر کے پھول لا دو۔
اور ہاں نرگس، چنبیلی اور گلاب بھی
کیا تم نے نہیں سنا۔
مجھے نیلوفر کے پھول درکار ہیں
کہیں سوسن نہ لے آنا۔ بے وقوف!
مجھے چاہئیں صرف نرگس، چنبیلی اور گلاب۔
اچھا۔ ٹھہرو۔ آج مت لانا
مجھے آج زکام ہے

آخری مصرع میں شاعر نے حقیقت نگاری کو جس معراج پر پہنچایا ہے۔ وہ اس کا ہی حصہ ہے۔ کاش! ہمارے نوجوان ہندوستانی شاعر کچھ چینی شاعروں سے سیکھتے۔ ذرا غور کیجیے شاعر پھول منگوانا چاہتا ہے۔ مگر یک لخت اس کو خیال آتا ہے کہ اسے زکام ہے پھر پھول منگوانے کا فائدہ ہی کیا۔ پھر کبھی سہی۔ شاعر کہتا ہے۔ اور نظم کو اس نگین مصرع پر ختم کر دیتا ہے

نزلہ زکام ہے" ختم کر دیتا ہے۔

اظہارِ عشق میں چینی شاعروں کا کوئی ہم پلہ نہیں وہ قلیل سے دقیق نفسیاتی مسائل کو نہایت خوش اسلوبی سے ادا کر جاتے ہیں۔ اس طرح کہ بے چارے ہندوستانی شاعر منہ تکتے رہ جاتے ہیں۔ مثلاً شین ٹانگ ژنگ کو لیجیے۔ لکھتا ہے:۔

کل میں نے خودکشی کرنے کی ٹھانی
میں نے زہر خریدا۔
میں سمندر کے کنارے پر گیا۔
میں نے اپنے کپڑوں پر پٹرول ڈالا۔
میں زہر کی گولی کھا کر
اپنے کپڑوں کو آگ لگا کر
سمندر میں کود جانا چاہتا تھا
کہ معاً مجھے خیال آیا
کہ وہ مٹھائی جو کہ تمہاری بہن نے تم کو بھیجی تھی
میرے مرنے کے بعد
تم اکیلی ہی کھا جاؤ گی
میں نے خودکشی کا خیال ترک کر دیا۔
اور سیدھا گھر چلا آیا۔

کیوں صاحب! دیکھی آپ نے چینی شاعری کا کمال! شاعر خودکشی پہ آمادہ تھا۔ اس نے بیک وقت تین مختلف طریقوں سے اپنے آپ کو ہلاک کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا

مگر اچانک جب کہ وہ دنیا کی ہر ایک چیز سے کنارہ کشی کر کے زہر کھا کر کپڑوں کو آگ لگا کر سمندر میں کودنا چاہتا تھا۔ اسے ایک ایسی چیز یاد آگئی جس نے اس کے دماغ میں عجیب ہیجان پیدا کر دیا۔

مٹھائی! اور پھر اس پر یہ پریشان کن خیال کہ اس کی بیوی اسے اکیلی کھا جائے گی!

یہ ہے نفسیاتی شاعری۔

چینی شاعر انسانی دماغ کی عمیق گہرائیوں میں جس خوبی سے اتر سکتا ہے، وہ صرف نفسیات کے ماہر ہی جان سکتے ہیں

اب صرف ایک اور بات آپ کو سمجھ لینی چاہیئے۔ اور پھر آپ چینی شاعری کو مکمل طور پر سمجھ جائیں گے۔ وہ بات یہ ہے کہ چینی شاعر بعض دفعہ اپنے شعروں میں اور کئی دفعہ اپنی غزلوں میں ہندوستانی شاعروں کے تخیل کی ترجمانی کرتا ہے۔ مثلاً پوہانگ لی ایک جگہ کہتا ہے:۔

اے میرے محبوب۔ تمہاری گلی میں میں آنا کس طرح چھوڑ دوں۔ کیونکہ یہ تو ایک عمر بھر کی عادت ہو چکی ہے۔

اب آپ میں سے جنہوں نے کلام غالب کا مطالعہ کیا ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ شعر حضرت غالب کے مشہور شعر؎

چھٹتے چھٹتے ہی چھٹے گا اسکی گلی میں جانا
عادت اور وہ بھی عمر بھر کی عادت

کا مماثل ہے۔ ایک اور جگہ یہی شاعر لکھتا ہے:۔

صرف وہی شخص نیند کا لطف اٹھا سکتا ہے۔ جس کے بازوؤں پر تمہاری زلفیں

پریشان ہو جاتی ہیں۔"

اب یہ شعر آپ کو غالب کے مشہور شعر ؎

نیند اُس کی ہے دماغ اُس کا ہے راتیں اسکی ہیں
جس کے بازو پر تری زلفیں پریشاں ہو گئیں

کی یاد دلاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ پو ہانگ لی غالب کی شاعری سے نہایت متاثر ہوا ہے کم بخت ٹانگ ٹانگ نے علامہ اقبال کی مشہور نظم " اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو۔ کا پورا ترجمہ کر ڈالا ہے۔ لکھتا ہے :۔

"کہ جس کھیت سے کاشتکار کو روٹی نہیں ملتی۔ اس کے ہر ایک خوشۂ گندم کو جلا دو۔"

چین کا مشہور شاعر بھک بھک جو کہ شاعر ہونے کے علاوہ ظریف بھی ہے۔ اپنے ملک کے نوجوانوں کی مغرب پرستی کا مذاق اُڑاتے ہوئے کہتا ہے :۔

" افسوس کہ چین کے نوجوان مغرب کے دلدادہ ہو گئے ہیں۔ انہیں یہ معلوم نہیں کہ مغرب میں تمام برتن بلور کے ہوتے ہیں اور ہمارے ہاں سب چینی کے۔"

غور کیجئے۔ بھک بھک کا تخیل علامہ اقبال کے تخیل کے کس قدر نزدیک پرواز کر رہا ہے۔ جو بات بھک بھک نے آج کہی۔ وہ ہندوستان کے شاعر نے بیس برس پہلے ہمارے ذہن نشین کرا دی۔

؎ ہم مشرق کے مسکینوں کا دل مغرب میں جا اٹکا ہے
وہاں ۔۔۔۔ کنٹر سب بلوری ہیں یاں ایک پرانا مٹکا ہے

مگر اب زیادہ مثالیں دینے کا کیا فائدہ۔ آپ میرا مطلب تو سمجھ گئے ہیں۔ اور اگر آپ نہیں سمجھے۔ تو آپ میری کتاب "چینی شاعری" (جس کے ساتھ علامہ بھک بھک

اور ان کے بڑے بھائی علاّمہ بک بک کا بصیرت افروز دیباچہ شامل ہے) خرید کر پڑھیں آپ کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ آپ کا دماغ چکرا جائے گا۔ اور آپ محسوس کریں گے۔ کہ ہندوستانی شاعری چینی شاعری کے سامنے اِس طرح معلوم ہوتی ہے جس طرح ہندوستانی مٹی کا پیالہ چینی پیالے کے سامنے (وہ چینی کا پیالہ جو میں نے آل انڈیا نمائش سے خریدا تھا!)